سوال

(68)ایام نحر کے تحقیقی مقالہ پر تشریحات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایام نحر کے تحقیقی مقالہ پر تشریحات

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اب سے چالیس سال پشتر یعنی دس ربیع الثانی 1310 ہجری میں استاذی مولنا محمد بشیر محدث سہوانیؒ نے ایک فتویٰ تعین ایام نحر کی بابت تحریر فرمایا تھا۔ جس میں 10۔11۔12 ذی الحجہ کی تعین کے خلاف آخرذی الحجہ تک جواز کا ثبوت تھا۔ وہ فتویٰ بشکل اشتہا روحید المطابع واقع محلہ دارانگر بارس میں طبع ہوا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ مولنا مرحوم کا قیام ریاست بھوپال میں تھا۔ اشتہار کے اندر وعدہ کیا گیا تھا مسئلہ مسئولہ مع جملہ مالھا وما علیھا بڑے رسالے کے اندر چھپے گا۔ جب مولانا کا قیام دہلی میں ہوا تو اس بڑے رسالہ کو بہت سے لوگوں نے مولنا کے پاس دیکھا چنانچہ میں نے بھی دیکھا۔ کہ وہ رسالہ پورا ضخیم بلکہ خاصی کتاب تھی۔ مگرافسوس اس کتاب کے چھپنے سے پشتر مولانا نے جہان فانی کو الوداع کہا۔ اوراہل علم و تحقیق چشم براہ رہگئے تلاذہ ومعتقدین نے بہت کچھ جستجو کی لیکن رسالہ ہاتھ نہ لگا مرحوم کا کتب خانہ تو حاجی عبد الغفار مرحوم دہلوی علی جان والے نے ان کے بیٹے مولوی محمد مرحوم سے خرید لیا تھا۔ لیکن یہ رسالہ اس کتب خانے میں نہ تھا۔ اب بعض عزیزان وطن سے مسلسل سن رہا ہوں۔ کہ وہ رسالہ مولانا کا علمی میرے ہی وطن سہوان میں میرے ہی ایک عزیز کے پاس موجود ہے۔ جس کا انھوں نے خودذکر کیا ہے۔ مگراب وہ کسی مصلحت یا غرض سے نہ رسالہ کسی کو دکھاتے ہیں اور نہ ہی اپنے پاس موجود ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ بہرکیف اگر یہ رسالہ دستیاب ہوگیا ہوتا تو کبھی کا چھپ چکا ہوتا۔ یا اب دستیاب ہوجائے تو چھپ کر اہل علم و تحقیق والوں کے پاس پہنچ جائے۔ قبل از طبع اشتہار جب مسئلہ کی شہرت ہوئی اور شیخ حسین یمنی محدث مرحوم مقیم بھوپال نے یہ مسئلہ سنا تو بہت متعجب ہوئے اتفاقاً ایک روز مسجد میں ملاقات ہوئی تو مولوی بشیر مرحوم سے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا جب تک ہمیں مسئلہ نہ سمجھا دوگے ہم مسجد سے باہر نہ جانے دیں گے۔ ابتدا تو مولوی محمد بشیر مرحوم نے اپس ادب اور لحاظ استادی سے گریز کیا اوردوسرے وقت پر ٹال مگر جب شیخ حسین صاحب نہ مانے تو مولوی محمد بشیر بھی مسجد میں بیٹھ گئے اوراکثر وپشتر نمازی بیٹھ کر لطف مکالمہ اٹھانے لگے دونوں محدثوں یا استادو شاگرد کی عالمانہ ومحدثانہ مگرمہذبانہ ومخلصانہ گفتگو تقریباً دوگھنٹے جاری رہی آخر میں شیخ صاحب نے فرمایا۔

مولوی محمد بشیر!اب ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں۔ اب ہم نے مان لیا۔ بے شک تم حق پر ہو۔ اس واقعے کے بعد فتویٰ چھپا لیکن کوئی فتویٰ یا رسالہ مخالفت میں مولنا مرحوم کے پاس نہ آیا۔ نہ اب تک میرے علم میں آیا اشتہا رمعولہ بھی قریب قریب با پید ہوچکا ہے۔ ممکن ہے کس کے پاس ہو۔ میرے پاس صرف ایک کاپی موجود ہے۔ جو بوسیدہ حالت میں ہے۔ جگہ جگہ پھٹا ہونے کی وجہ سے پڑھنا بھی مشکل ہے۔ ایسی صورت میں دوبارہ طبع کرایا جاتا ہے۔ اوراس فتوے کا نام ایام النحر من عاشر ذی الحجا الی آخر الشھر رکھدیا ہے۔ (سید

اقتدار حسین سہسوانی)

(مقیم محلہ بنی اسرائیلان علی گڑھ مکان مولوی محمد اسماعیل مرحوم 6 جون 1929ء)

توضیح المفید بر فتاویٰ علماء حدیث۔

اہل علم پر مخفی نہیں کہ ایام نحر قربانی کی تعین میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ اس میں سے مصنف کا رسالہ بھی ہے۔ شیخ الشیخ مرحوم نے قرآن و حدیث کے عموم سے ثابت کیا ہے۔ کہ 10 زی الحجہ سے آخر زی الحجہ تک قربانی کا وقت ہے۔ لیکن اس پر تعامل امت نہیں پایا گیا۔ میرے نزدیک اس کی مثال نمازوں کے اوقات کی ہے۔ مثلا نماز ظہر کا وقت دلوک شمس سے ایک مثل تک اور عصر کی نماز کا وقت غروب شمس تک ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام۔ وتابعین اور محدثین کا تعامل اول وقت کا ہے۔ آخر وقت بنا لین نماز تو ہوجائے گی۔ لیکن منافقانہ نماز ہوگی۔ اس لئے کہ قرآن مجید میں ہے۔

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۱۰ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ

حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے 100 اونٹ قربانی کیا تھا۔ لیکن 10 تاریخ کو سب کے سب قربانی کیے۔ اگر سارے ماہ میں مساوی ہوتا تو متفرق ایام میں آپ قربانی فرماتے۔ (الراقم علی محمد سعیدی خانیوال)

ھٰذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 13 ص 174

محدث فتویٰ